© rasailojaraid.com

کے عذاب کا مستحق بنائے گا۔ اور سنن دارقطنی اور بیہقی میں ہے عن ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في الرجل لا يجد ما ينفق على امرأته قال يفرق بينهما قال الشوكاني في النيل وفي الباب عن سعيد بن المسيب عند سعيد بن منصور والشافعي وعبدالرزاق في الرجل لا يجد ما ينفق على اهله قال يفرق بينهما قال ابو الزناد قلت لسعيد سنة قال سنة وهذا مرسل قوى وعن عمر عند الشافعي وعبدالرزاق وابن المنذر انه كتب الى امراء الاجناد في رجال غابوا عن نساءهم اما ان ينفقوا واما ان يطلقوا ويبعثوا نفقة ما حبسوا انتهى۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں جو عورت کا نان ونفقہ نہ دے سکے یہ حکم دیا ہے کہ نکاح فسخ کر دیا جائے اور حضرت عمرؓ نے اپنے عمال کو ان لوگوں کے بارے میں جو اپنی بیویوں کو چھوڑ کر غائب تھے یہ لکھا کہ ان لوگوں سے کہو کہ وہ اپنی بیویوں کا نان نفقہ بھیجیں ورنہ طلاق دیں۔ یہی مذہب ہے امام شافعی، امام مالک، امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا اور ضرورت کے وقت حنفی مذہب میں دوسرے اماموں کے مذہب پر عمل کرنا جائز ہے۔ اور شوہر کی گمشدگی کی تحقیق اور اس کا لاپتہ ثابت ہونے کے بعد چار برس پھر چار مہینے دس دن عدت وفات یا بعض خاص صورتوں میں صرف ایک برس انتظار کرنے کا حکم اس وقت ہے جب مفقود کی بیوی عرصہ دراز تک انتظار کرنے سے پہلے مرافعہ کرے۔ ساتھ ہی مفقود نے مدتِ انتظار (چار برس چار ماہ دس دن) کا نفقہ اور خرچ چھوڑا ہو۔ اور عورت کے معصیت (زنا) میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو ورنہ حاکم یا پنچایت بلا انتظار اس کو طلاق دے دے گی۔ کما فی شرح الاردير وعبد الباقي والخرشي وغيرها ان المفقود انما يؤجل لامرأته ما دامت نفقتها والا طلقت عليه لعدم النفقة وفي مختصر الشيخ خليل مع شرحه ولزوجة المفقود الرفع للقاضي والوالي والا فلجماعة المسلمين من صالحي بلدها فيؤجل الحر اربع سنين ان دامت نفقتها وان لم تدم نفقتها فلها التطليق بلا تاجيل الخ) انتهى۔

سوال

(۱) احناف کی مسجدوں میں جمعہ کے روز چونکہ مجمع زیادہ ہوتا ہے۔ اس واسطے دوسری یا تیسری صف سے ایک آدمی بلند آواز سے امام کی تکبیروں کو دہراتا ہے تاکہ دور والے نمازی سن لیں اور عمل کریں۔ لیکن جب امام سمع اللہ لمن حمدہ رکوع سے اٹھ کر کہتا ہے۔ تو وہ آدمی بلند آواز سے ربنا لک الحمد کہتا ہے۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ ایسا کیوں کہتا ہے۔ ایسا تو ہر ایک مقتدی آہستہ سے کہتا ہے۔ اس کے ایسا کہنے پر دور کی صف والے رکوع سے اٹھتے ہیں۔ کیا اس کو سمع اللہ لمن حمدہ نہیں کہنا چاہیئے۔ حدیث میں کس طرح ہے؟

(۲) حنفی امام نے ظہر کی نماز پڑھائی یعنی امام بنا بعدہ کہنے لگا کہ فرض نماز نہ ہوئی کیونکہ اس نے پہلی چار یا دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں۔ اس کے متعلق حدیث کا کیا حکم ہے۔ کیا وہ سنتوں کو فرضوں کے بعد نہیں پڑھ سکتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کیا وافقی نماز نہیں ہوتی۔ اللہ بخش - نئی دہلی - دفتر انڈین سٹورز - نظام پیلس

جواب :۔ (۱) صورت مسئولہ میں وہ مقتدی جو امام کی تکبیروں کو دور کے مقتدیوں تک بلند آواز سے پہنچاتا ہے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد صرف ربنا ولک الحمد پر اکتفا اس لئے کرتا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک امام کا وظیفہ رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے یہ ہے کہ وہ صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدیوں کا وظیفہ اور عمل اور حق یہ ہے کہ وہ محض ربنا لک الحمد کہیں یعنی امام اور مقتدی دونوں کلموں سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا لک الحمد کو جمع نہ کریں۔ امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی صرف ربنا لک الحمد کہیں۔ اور امام شافعی اور اہلحدیثوں کے نزدیک امام اور مقتدی دونوں سمع اللہ لمن حمدہ کہیں اور اس کے بعد ربنا لک الحمد بھی کہیں۔ حنفیہ کی دلیل صرف یہ حدیث ہے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو اے مقتدیو! تم ربنا ولک الحمد کہو" (بخاری ومسلم)۔ ہم کہتے ہیں اس حدیث سے امام کے ربنا ولک الحمد کہنے کی اور مقتدی کے سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کی ممانعت نہیں ثابت ہوتی۔ بلکہ اس کا ظاہر مطلب تو یہ ہے کہ مقتدی ربنا لک الحمد امام کے سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد کہے یعنی دونوں ایک ساتھ وقوع میں نہ آئیں اور واقع میں ایسا ہوتا بھی ہے کیونکہ امام سمع اللہ لمن حمدہ رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔ اور مقتدی ربنا ولک الحمد سیدھا کھڑا ہو جانے کے بعد کہتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے نیز حدیث مذکور بالکل اس حدیث کے موافق ہے جس میں فرمایا گیا ہے "جب امام ولا الضالین کہے تو اے مقتدیو! تم آمین کہو" (بخاری وغیرہ) جس طرح یہ حدیث امام کے آمین نہ کہنے اور مقتدی کے سورۂ فاتحہ نہ پڑھنے پر دلالت نہیں کرتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح حدیث مذکورہ بالا بھی امام کے ربنا ولک الحمد نہ کہنے اور مقتدی کے سمع اللہ لمن حمدہ نہ کہنے پر نہیں دلالت کرتی۔ ہماری دلیل یہ حدیثیں ہیں "آنحضور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور سیدھے کھڑے ہو جانے کی حالت میں ربنا ولک الحمد کہتے" (بخاری مسلم) معلوم ہوا کہ آپ دونوں کلموں کو جمع کرتے تھے۔ دوسری حدیث میں ارشاد ہے صلوا کما رأیتمونی اصلی یعنی جس طرح تم نے مجھ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اسی طرح تم بھی پڑھا کرو۔ یہ حکم امام، منفرد، مقتدی تینوں کو شامل ہے پس معلوم ہوا کہ امام، منفرد، مقتدی تینوں ان دونوں کلموں کو کہیں۔ دوسری حدیث "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اے بریدہ (صحابی) جب رکوع سے سر اٹھاؤ تو سمع اللہ لمن حمدہ اللھم ربنا ولک الحمد ملاء السموٰت وملاء الارض الخ کہو (دارقطنی بسند ضعیف) یہ حکم بھی امامت، اقتدا، انفراد تینوں حالتوں کو شامل ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مقتدی ربنا ولک الحمد سے پہلے سمع اللہ لمن حمدہ اور امام سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد ربنا لک الحمد کہے۔

(۲) پنجگانہ نمازوں سے پہلے اور بعد کی سنتوں میں سے کوئی سنت فرض اور واجب نہیں ہے اور نہ قبل کی سنتوں کے پڑھنے پر فرض نماز کی ادائیگی اور صحت موقوف ہے۔ (بقیہ صفحہ ۲۴ پر)

© rasailojaraid.com